سوال

(157)انشورنس کی مد میں کمپنی کا پسا دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انشورنس کی جو حقیقت اوپر عرض کی گئی ہے اس میں کمپنی جو بطور سود دیتی ہے جس کا نام وہ اپنی اصطلاح میں منافع رکھتی ہے شریعت کا اصطلاحی نام ربو ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوالنامے میں انشورنس کی جو حقیقت بیان کی گئی ہے اس میں بیمہ کمپنی بطور سود دیتی ہے جس کا نام وہ اپنی اصطلاح میں منافع رکھتی ہے وہ بلاشبہ شریعت اسلامی کا اصطلاحی ربو ہے ۔ کتب فقہ میں ربوکی یہ تعریف کی گئی ہے :

(1)الربو :ہوالفضل المستحق لاحد المتعاقدین فی المعاوضة الخالی عن عوض شرط فیہ (ہدایة612/3)

(2)الربوفی الشرع :عبارة عن فضل مال لایقابلہ عوض فی معاوضة مال بمال (حاشیہ ہدایة61/3)

(3)وفی الشریعة الربو :ہوالفضل الخالی عن العوض المشروط فی البیع (بسوط للسرخسی109/12)

تعریف میں بیع کی قید احترازی نہیں ہے مقصود صرف معاوضة المال بالمال ہے اوربیمہ میں ذمہ دار بیمہ کمپنی کوایک مقررہ رقم قسط وار بطور قرض دیتا ہے اوراس کے عوض میں کمپنی سے اسی قدریااس سے زیادہ رقم وصول کرتا ہے اس لئے یہاں معاوضہ مال بمال بلاشبہ موجود ہے اور ربالفضل کے ساتھ ربوالنسۃ بھی متحقق ہے ۔ اور شرعا ربواکی یہ دونوں ہی قسمیں حرام وممنوع ہیں واضح رہے کہ نام بدل دینے سے حقیقت نہیں بدلتی پس کمپنی والے یا کوئی دوسرا اس زائد رقم کا جسے کمپنی بیمہ دار کودیتی ہے منافع سے بھی زیادہ پر کشش اورحسین بظاہر بے ضرر نام رکھ دے تب بھی وہ شریعت کا اصطلاحی ربوا اور ربا شرعی ہونے کی وجہ سے حرام ہوگا معاملہ میں یمنحوں کا ربوا اوربیمہ کمپنی کا ہر رہے گا دونوں یکساں ہیں دونوں کے حکم میں شرعا کوئی فرق نہیں ہے ۔

(تفصیل کےلیے کتاب کا مطالعہ کریں)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 348

محدث فتویٰ